بیاد

ولیٔ کامل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق نور اللہ مرقدہ

مولانا قاری قیام الدین الحسینی

یہ بزمِ دانش سے کون اُٹھا ہے کہ دل پہ کوہِ الم گرا ہے
دھواں دھواں سا جو اُٹھ رہا ہے یہ علم دیں کا دِیا بجھا ہے
محدثِ وقت تھا ولی تھا فقیہہ تھا، عاشقِ نبی تھا
نشانِ صدق و وفا جلی تھا روانہ سُوئے بقا ہوا ہے
علوم نبوی ﷺ کا وہ امیں تھا وہ شیخ مدنیؒ کا جانشیں تھا
سکونِ اہلِ دلِ حزیں تھا دکھ گیا کر کے جو کہا ہے
مجاہدوں کا وہ مقتدا تھا وہ سرفروشوں کا رہنما تھا
جنہوں نے رشیا جھکا دیا تھا وہ کارواں اب اداس سا ہے
گھِرا رہا گو مرض میں یکسر چلی مصائب کی بادِ صرصر
ہوئی نہ نانِ جویں میسّر یہ غنچہ پھر بھی کِھلا رہا ہے
نفاذِ اسلام ہو وطن میں بہار آجائے اس چمن میں
رہا مسلسل اسی لگن میں اسمبلی میں وہ گونج اٹھا ہے
لگا کے حقانیہ کا گلشن کیے ہیں دیں کے چراغ روشن
کلی کِھلی دل کی کر کے روشن چمن وہ دیکھو مہک رہا ہے
جو لمحہ صحبت میں ان کی گزرا قسم ہے حاصل تھا زندگی کا
ہمارا دل یہ پکارتا تھا مَلک فلک سے اُتر پڑا ہے
مجھے حسینی ہے ان سے اُلفت کی عمر بھر دینِ حق کی خدمت
ملے توسّل سے ان کے جنّت
یہی تمنا یہی دعا ہے